بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

الجزائر میں آجکل ظلم بڑھ رہا ہے، پولیس احمدیوں کو ہراساں کر رہی ہے
عدالتیں اپنی مرضی کے فیصلے کر کے احمدیوں کو جیلوں میں ڈال رہی ہیں

یہ لوگ جو ظلم کر رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مظلوم کو دیکھ رہا ہے اور مظلوم کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے عرش پر پہنچ رہی ہیں اُس کی عدالت نے جب فیصلہ کیا تو ان ظالموں کی نہ دنیا رہے گی نہ آخرت

اسلام مخالف طاقتوں کے زور کو توڑنے کے لئے اگر کوئی کوشش کر سکتا ہے، منظم کوشش، تو وہ جماعت احمدیہ ہی کر سکتی ہے، دوسرے مسلمان اسلام کی خوبصورتی کو ظاہر کرنے اور اس کا پیغام پہنچانے کا کام کر ہی نہیں سکتے، ان میں وہ تنظیم ہی نہیں ہے نہ ان کے پاس علم ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 17/ مارچ 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ مغربی اور ترقی یافتہ دنیا میں دائیں بازو کی سیاسی جماعتیں یا نسل پرست یا قوم پرست سیاستدانوں کی اور پارٹیوں کی پذیرائی بڑی بڑھتی جا رہی ہے اور ان کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے۔ تجزیہ نگار بھی اس بارے میں بہت کچھ لکھتے ہیں کہ جو موجودہ حکومتیں ہیں جو بائیں بازو کی حکومتیں کہلاتی ہیں۔ ان کی امیگریشن پالیسیز کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور اس کے علاوہ بھی کچھ وجوہات ہیں۔ لیکن ان سب باتوں کی تان آ کر مسلمانوں پر ٹوٹتی ہے کہ مسلمانوں کو ان ممالک میں آنے پر بین ہونا چاہئے ان کو روکا جانا چاہئے کیونکہ یہ ہمارے اندر جذب نہیں ہوتے اور علیحدہ رہتے ہیں اور اپنے مذہب پر جو ان کے خیال میں شدت پسندی کا مذہب ہے عمل کرتے ہیں یا پھر یہ کہا جاتا ہے کہ ان کو اگر یہاں ہمارے میں رہنا ہے تو پھر اپنی روایات کو چھوڑ کر ہمارے طریقوں اور ہمارے رہن سہن کو اپنانا ہوگا۔ اگر اس طرح نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہمارے اندر جذب ہونا نہیں چاہتے اور جب اپنی انفرادیت یا مذہبی حیثیت قائم رکھتے ہیں یا رکھنا چاہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے ملک کے لئے خطرناک ہو سکتے ہیں۔ عجیب جاہلانہ باتیں ہیں کہ مسلمانوں کی مسجد کے مینار ہمارے لئے خطرہ ہیں۔ ان کی عورتوں کے حجاب ہمارے لئے خطرہ ہیں۔ ان کی عورتوں کا مردوں سے مصافحہ نہ کرنا یا مردوں کا عورتوں سے مصافحہ نہ کرنا ہمارے لئے خطرہ ہے۔ یہاں یو۔کے میں تو اِکّا دُکّا سیاستدان ہی شاید اس قسم کی باتیں کرتے ہوں لیکن دوسرے ممالک میں اس بارے میں بہت شور ہے اور پھر ہر روز سیاستدانوں کے بیان آ رہے ہیں اس بارے میں۔ اور پھر یہ دلیل بھی دیتے ہیں کہ دیکھو مسلمانوں کا ہمارے لئے خطرہ ہونا اس بات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان ممالک میں شدت پسندی اور لاقانونیت انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور یہاں ہمارے ملک میں بھی شدت پسندوں کے حملے مسلمانوں

کی طرف سے ہی زیادہ ہو رہے ہیں۔ باقی باتیں تو ان کی اسلام مخالف میں ہیں لیکن بدقسمتی سے یہ بات ان کی صحیح ہے کہ مسلمان ممالک میں شدت پسندی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ شدت پسند گروہوں اور مسلمان ممالک میں باغی گروہوں کو ہتھیار مغربی ممالک سے ہی ملتے ہیں اور اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے اور اسلام کے خلاف جو بغض ہے اس کے اظہار کے لئے بعض طاقتوں نے بڑی ہوشیاری سے ان گروہوں کو منظم کیا ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ مسلمانوں کو جب بھی نقصان پہنچا ہے مسلمانوں کے اپنے عمل اور سازشوں اور بغاوتوں اور ایک دوسرے کے حق نہ ادا کرنے اور ذاتی مفادات کو قومی اور ملی مفادات پر ترجیح دینے سے ہی پہنچا ہے۔ اسلام کی تعلیم کو بھولنے اور اپنے مقصد کو نظر انداز کرنے سے ہی پہنچا ہے۔ بجائے اس کے کہ اپنی روحانی حالت کو بہتر کرتے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی پیروی کرتے دنیا کے لالچ اور دنیاوی وجاہت اور مقاصد حکمرانوں کے بھی دوسرے سیاستدانوں کے بھی اور علماء کی بھی ترجیح بن گئے ہیں اور علماء نے امت کو مزید ظلمت کی گہرائیوں میں دھکیلنے میں اپنا کردار مذہب کی آڑ میں ادا کیا ہے اور کر رہے ہیں بجائے اس کے کہ زمانے کی حالت کو دیکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان حالات کا جو تقاضا تھا ان پر غور کرتے اور یہ دیکھتے کہ ہم ایسے حالات میں اس شخص کی تلاش کریں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ ایسے حالات میں وہ ایمان کو ثریا سے واپس لائے گا اور اسلام کی ساخت کو اور مسلمانوں کے ایمان کو دوبارہ قائم کرے گا۔ نہ صرف اس بات سے یہ لوگ لا پرواہ ہو گئے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی مخالفت میں اس قدر بڑھ گئے کہ جس کی کوئی حد نہیں اور اس کے ماننے والوں پر بھی ظلم و تعدی کی انتہا کر دی۔ آجکل الجزائر میں یہ ظلم بڑھ رہا ہے پولیس احمدیوں کو ہراساں کر رہی ہے عدالتیں اپنی مرضی کے فیصلے کر کے احمدیوں کو جیلوں میں ڈال رہی ہیں اور بعض کو ایک سال سے تین سال تک کی جیل کی سزا ملی ہے صرف اس لئے کہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے آنے والے امام کو مان لیا ہے اور اس لئے مان لیا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد ہے۔ یہ لوگ جو جیل میں ہیں یا جن کو سزا دی گئی ہے یا سزا کا انتظار کر رہے ہیں اور پولیس کسٹڈی میں ہیں یا جن کو ہراساں کیا گیا ان کی تعداد بھی دو سو سے اوپر ہے اور سب نے باوجود ان سختیوں کے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ جو بھی سختی ہم پر کر لیں ہم اپنے ایمان سے پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں۔ لیکن یہ لوگ جو ظلم کر رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مظلوم کو دیکھ رہا ہے اور مظلوم کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے عرش پر پہنچ رہی ہیں اس کی عدالت نے جب فیصلہ کیا تو ان ظالموں کی نہ دنیا رہے گی نہ آخرت۔ پس ان کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ڈرنا چاہئے۔ احمدیوں پر ظلم کر کے اور اسلام کے نام پر غلط کام کر کے اپنی حکومت اور طاقت کے بل بوتے پر جسے یہ اپنی کامیابی سمجھ رہے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور بھی حاضر ہونا ہے اور وہاں ان ظلموں کا جواب بھی دینا ہوگا۔ مسلمانوں کی حالت بھی اس وقت عجیب بنی ہوئی ہے ایک طرف نام نہاد مولویوں کا طبقہ ہے یا شدت پسند لوگوں کا طبقہ ہے جس نے ہر طرف اسلام کے نام پر فساد برپا کیا ہوا ہے اور دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو ان کے ردّعمل کے طور پر اور دنیاداری کے اثر کے تحت مذہب سے لاتعلق ہیں۔ اسی طرح بعض سیاستدان حکمران ہیں وہ اگر مولوی سے متفق نہ بھی ہوں تو اپنی کرسی کے چھن جانے کے خوف سے کہ کہیں مولوی لوگوں کو ہمارے خلاف نہ بھڑکا دے خاموش ہیں۔ گویا کہ مسلمانوں میں سے ہر وہ طبقہ جس نے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کا انکار کیا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں سے دُور چلا گیا ہے۔ ایسے حالات میں احمدیوں کو سوچنا چاہئے کہ جب انہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے تو ان پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آ کر ہمیں یہ بتایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنا ہے اور اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنی ہے اپنے ایمان کو بھی ضائع نہیں کرنا اور فساد کو بھی پیدا نہیں ہونے دینا اور ساتھ ہی یہ بھی چیز سامنے رکھنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا بھی ہے تاکہ توحید کا قیام ہو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو ہماری رہنمائی فرمائی ہے اس کے

مطابق چلواور وہ یہ ہے کہ:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔ یعنی اپنے ربّ کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلا اور ان کے ساتھ ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ پس تبلیغ کے لئے اسلام کی خوبصورت تعلیم پھیلانے کے لئے اسلامی احکامات کی حکمت بتانے کے لئے دلیل کے ساتھ بات کی ضرورت ہے نہ کہ اس طرح جس طرح آجکل کے نام نہاد علماء یا شدت پسند گروہ کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ آیت جَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ۔ کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ہم اس قدر نرمی کریں کہ مداہنہ کر کے خلاف واقعہ بات کی تصدیق کر لیں۔ پس حکمت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بزدلی دکھائی جائے بلکہ حق بات کو بغیر فساد کے کہنا یہ حکمت ہے۔

پھر ایک جگہ اس بارے میں مزید وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تو کسی کے ساتھ بحث کرے تو حکمت اور نیک نصیحتوں کے ساتھ بحث کر جو نرمی اور تہذیب سے ہو۔ ہاں یہ سچ ہے کہ بہتیرے اس زمانے کے جاہل اور نادان مولوی اپنی حماقت سے یہی خیال رکھتے ہیں کہ جہاد اور تلوار سے دین کو پھیلانا نہایت ثواب کی بات ہے اور وہ در پردہ اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہیں لیکن وہ ایسے خیال میں سخت غلطی پر ہیں اور ان کی غلط فہمی پر الٰہی کتاب پر الزام نہیں آ سکتا۔ اگر وہ ایسی باتیں کرتے ہیں تو ان کی غلطی ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر الزام آئے۔ فرمایا کہ واقعی سچائیاں اور حقیقی صداقتیں کسی جبر کی محتاج نہیں ہوتیں بلکہ جبر اس بات پر دلیل ٹھہرتا ہے کہ روحانی دلائل کمزور ہیں کیا وہ خدا جس نے اپنے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ وحی نازل کی کہ فاصبر کما صبر اولوا العزم۔ یعنی تو ایسا صبر کر جو تمام اولوالعزم رسولوں کے صبر کے برابر ہو یعنی اگر نبیوں کا صبر اکٹھا کر دیا جائے تو وہ تیرے صبر سے زیادہ نہ ہو اور پھر فرمایا کہ لا اکراہ فی الدین۔ یعنی دین میں جبر نہیں چاہئے اور پھر فرمایا کہ ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة۔ یعنی حکمت اور نیک واعظوں کے ساتھ مباحثہ کر نہ سختی سے اور پھر فرمایا والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس۔ یعنی مؤمن وہی ہیں جو غصہ کو کھا جاتے ہیں اور یاوہ گو اور ظالم طبع لوگوں کے حملے کو معاف کر دیتے ہیں اور بیہودگی کا بیہودگی سے جواب نہیں دیتے۔ کیا ایسا خدا یہ تعلیم دے سکتا ہے کہ تم اپنے دین کے منکروں کو قتل کر دو اور ان کے مال لوٹ لو اور ان کے گھروں کو ویران کر دو بلکہ اسلام کی ابتدائی کارروائی جو حکم الٰہی کے موافق تھی صرف اتنی تھی کہ جنہوں نے ظالمانہ طور پر تلوار اٹھائی وہ تلوار ہی سے مارے گئے اور جیسا کیا ویسا اپنا پاداش پالیا۔ فرمایا کہ یہ کہاں لکھا ہے کہ تلوار کے ساتھ منکروں کو قتل کرتے پھرو۔ یہ تو جاہل مولوی اور نادان پادریوں کا خیال ہے جس کی کچھ بھی اصلیت نہیں۔

پس اسلام کی تعلیم جس پر دوسرے مسلمان تو عمل نہیں کرتے یا اس لئے کہ ان کو اسلام کا پیغام پہنچانے سے دلچسپی نہیں ہے یا اس لئے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا نادان اور جاہل مولوی ہیں۔ لیکن ہم نے مسلمانوں میں بھی اور غیر مسلموں میں بھی یہ تعلیم عام کرنی ہے اس لئے اپنے اپنے حلقے میں اپنے اپنے دائرے میں ہر احمدی کو اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

پس ان حالات میں ہمارے چیلنج مزید بڑھ جاتے ہے اور ہر احمدی کو اس بارے میں اپنی ذمہ داری کا احساس کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کا ہر فعل اور عمل اسلام کا نمونہ ہو۔ اگر تبلیغ نہیں بھی کر رہا تو پھر بھی اس کا قول و فعل اسلام کا پیغام پہنچانے والا ہو۔ پھر تبلیغ کے لئے ہمیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکمت کی اس بات کو بھی سامنے رکھنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ دلوں کی کچھ خواہش اور میلان ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ کسی وقت بات سننے کے لئے تیار رہتے ہیں اور کسی وقت اس کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ کبھی انسان کوئی بات سننے کے لئے تیار ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا اس

لئے لوگوں کے دلوں میں ان میلانات کے تحت داخل ہوا کرو۔ یہ دیکھا کرو کہ اس وقت کیا صورتحال ہے اور پھر اس کے مطابق بات کرو اور اس وقت اپنی بات کہا کرو جب وہ بات سننے کے لئے تیار ہو۔ پس اس حکمت کو ہمیں اختیار کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اب آسٹریلیا میں اگر ایک طبقہ اسلام دشمنی میں یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ اگر مسلمان مرد عورتوں سے یا عورتیں مردوں سے مصافحہ نہیں کرتے تو انہیں ملک سے نکال دینا چاہئے اس بارے میں حکمت سے اپنے اپنے دائرے میں ہر احمدی کو کام کرنا چاہئے یا حجاب کے کچھ لوگ خلاف ہیں یا بعض ملکوں میں مسجدوں اور میناروں کے خلاف ہیں یا ہالینڈ کے ایک سیاستدان کا بیان ہے کہ تمام مسلمانوں کو ہی ملک سے نکال دو یا ایک مخصوص ملک کے مسلمانوں کو ملک سے نکال دو یا امریکہ کے صدر بعض مسلمان ممالک کے لوگوں پر پابندیاں لگانا چاہتا ہے تو یہ بیشک اسلام مخالف سوچ کا نتیجہ ہے۔ ان ملکوں میں جہاں اسلام کے خلاف قوتیں زور پکڑ رہی ہیں ان کے زور کو توڑنے کے لئے اگر کوئی کوشش کر سکتا ہے، منظم کوشش، تو وہ جماعت احمدیہ ہی کر سکتی ہے دوسرے مسلمان اسلام کی خوبصورتی کو ظاہر کرنے اور اس کا پیغام پہنچانے کا کام کر ہی نہیں سکتے ان میں وہ تنظیم ہی نہیں ہے نہ ان کے پاس علم ہے۔ یہ کام اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ منسلک ہونے والوں کے ذریعہ مقدر ہے۔ پس اس بات کی اہمیت کو ہمیں سمجھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: اسلام کی حفاظت اور سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اول تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق گزارنے والے ہوں۔ سچے مسلمانوں کا نمونہ بننے والے ہوں اور تمام تر مخالفتوں کے باوجود اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلانے والے بنیں اور حقیقی اسلام کی حفاظت اور سچائی ظاہر کرنے والوں میں سے ہم میں سے ہر ایک بن جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب قادیان، مکرم فضل الٰہی انوری صاحب جرمنی اور مکرم ابراہیم بن عبد اللہ ابزول صاحب مراکش کی نماز جنازہ غائب پڑھنے کا اعلان فرمایا اور ان کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 17 March 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB